سوال

(287) مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

یہ مذاکرہ اہل حدیث مورخہ 3 صفر میں لکھا گیا تھا۔ جس پر کسی صاحب نے توجہ نہیں کی صرف ایک بزرگ مولوی محمد حیدر صاحب (موضع بھرو کے متصل وزیر آباد پنجاب) کا مضمون آیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ جناب حافظ صاحب مرحوم وزیر آبادی کے دوستوں میں سے ہیں۔ اس لئے عزت کے ساتھ آپ کا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ مذاکرہ میں سوال یہ تھا کہ 1۔ کہ اظہار کی حقیقت کیا ہے۔ 2۔ بغیر ماں کسی اور محرمہ سے تشبیہ کا کیا حکم ہے۔ 3۔ آیت ظہار میں یعودون لما قالوا کے کیا معنی ہیں۔ عود بصلہ لام کے چند شواہد قرآن سے بتائے گئے تھے جن کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ کہہ کر پھر وہی کہنا پس جو صاحب اس مذاکرہ پر کچھ لکھیں۔ وہ پہلے اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ کیونکہ اس میں اقوال پر مدار بحث نہیں رکھا گیا بلکہ بشواہد قرآنی تحقیق پر مدار ہے مولوی صاحب موصوف کا مضمون یہ ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

سوال اول۔ عورت کو ماں بہن کہنے سے ظہار ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ظہار ہوجاتا ہے۔ شاہ عبد القادر صاحب قرآن مجید کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ جو لوگ ماں کہہ بیٹھے اپنی عورتوں کو وہ نہیں ان کی مایئں" اوراس کے فائدے میں فرمایا ہے۔ اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ انتھیٰ

اورمجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ شیخ محی الدین لاہوری مصنف بلاغ المبین وغیرہ نے ترجمہ بلوغ المرام میں ماں بہن کہنے کو بھی ظہار قرار دیا ہے۔ مولوی وحید الذمان نے لکھا ہے۔

الطلاق الصریح کانت طالق مطلقة وطلقتک لایحتاج الی النیة اذا عرف معناہ یقع ولو ہاذلا اولاعبا دقیل یحتاج الی النیة ایضا وکذالک کل لفظ جري في عرف لناس للطلاق يقع به مع النية انتہی

راقم کہتا ہے ایسے ہی عرف میں جس لفظ سے ظہار بن سکے۔ وہ ظہار ہے ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں زاد المعاد میں۔

فعلم انہ فرد الناس الی ما یتعارفونہ صلاقا فاہی لفظ جری فی عرفہم بہ وقع بہ الطلاق مع النیۃ والالفاظ لاترادلعینہا بل للدلالۃ علی مقاصد لالفظہا انتہی

اس عبارت میں بھی رواج کا لحاظ ہے۔ جو لفظ رواجا طلاق جانا جائے اس سے طلاق ہو جاتا ہے۔

علی ہذا القیاس فاذا تکلم بلفظ دال علی معنی وقصد بہ ذالک المعنی یترتب علیہ حکمہ ظہار سمجھنا چاہیے۔ فتح لقدیر حاشیہ ہدایہ میں لکھا ہے۔

روی ابوداؤد عن ابی تیمیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لامراتہ یا اختہ فکرہ ذالک ونہی عنہ ونحن نعقل ان معنی النہی ہوانہ قریب من التشبیہ المحللہ بالمحرمۃ الذی ہو الظہار ولولاہذا الحدیث لامسکن ان یقال ہو ظہار لان التشبیہ فی انت امی قوی منہ مع بزکر الارادۃ ولفظ اختہ فی یا اختہ استعارۃ بلاشک ومبینۃ علی التشبیہ لکن الحدیث الذکورہ افاد کونہ لیس بظہار حیث لم یبین حکما سوی الکراہتہ والنہی عنہ فعلم انہ لابد فی کونہ ظہارا من التصریح باداہ التشبیہ شرعا

راقم کہتا ہے۔ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خلاصہ مطلب یا قرار دیا کہ انت امی او سر یا اختہ میں تشبیہ ہے۔ اور ظہار بن سکتا ہے۔ لیکن جب پیغمبر ﷺ نے اس کو ظہار نہیں بتایا صرف منع کر دیا ہے ایسا ہ انت امی ظہار نہیں بن سکتا۔ حالانکہ انت کامی سے تشبیہ اقوی ہے۔ تو گویا پیغمبر ﷺ کی تقریر کی رو سے صرف تشبیہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے کامی یا کظہر امی سے لیا۔ جو نص میں وارد ہے۔ اور صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ پیغمبر ﷺ نے جب یا اختہ کو ظہار قرار نہیں دیا گویا تشبیہ ہے تو یہ ظہار نہیں پیغمبر ﷺ کی بابت کافی ہے۔ اور علاوہ ام کے اور محرمات کو ظہار میں شامل کرنا ضروری بھی نہیں۔ اور انت امی اس واسطے ظہار ہے کہ عرف میں اس سے آدمی کامی یا کظہر امی کام لیتے ہیں۔ اور عرف کا لحاظ موقعہ مناسب پر بالکل ضروری اور پر ضروری ہے اور پیغمبر ﷺ کا اس کے متعلق کوئی حکم ظہار نہ ہونے کا بھی نہیں غرض ہر طرح سے انت امی ظہار ہے۔

سوال دوم۔ ماں کے علاوہ کسی اور محرمات کو تشبیہ دینا ظہار ہے یا نہیں؟

جواب وبہ التوفیق۔ ظہار نبیں نہج المقبول من شرائع الرسول میں لکھا ہے کہ وتشبیہ زوجہ بدختر وخواہر یا بچیز ہے از نیہا خارج از معنی نص است اگرچہ معنی حرمت موجود است وقیاس بجا مع حرمت در خور قبول نیست وتوسیع ایں دائرہ خرور نہ بلکہ اقتصاد بر مورنص کافی است وآن امہات از نسب اند۔ انتہی

راقم۔ خیالی وجوہات سے اپنے اوپر بوجھ ڈالنا واجب نہیں۔ ذرونی ماترکتم وغیرہ اس مسئلہ کی تائید کرتا ہے۔

سوال۔ سوم۔ یعودون لما قالوا کا کیا مطلب ہے۔؟

جواب وباللہ التوفیق۔ عرف الجادی من جنان ہدالہادی میں لکھا ہے کہ کہ وظاہر آن ست کہ مراد بعود رجوع اند مدلول حفظ ظہار است کہ آن تحریم زوجہ باشد چنانکہ برگشتن زن بسوئے خود خواہد خواہ وطی کنن یا نہ کن پس حصر بمعنی عود در ارادہ بے وجہ است ص 128

تفسیر نیل المرام میں لکھا ہے۔

ثم یعودون لما قالوا بالندرک ولتلافی کما فی قولہ ان تعودوا لمثلہ ای الی مثلہ الخ قال قال ال خفش للام بمعنی عن یرجعون عما قالوا ویریزون الوطی وقال الزجاج المعنی ثم یعودون ارادۃ الجماع من اجل ما قالوا قال الاخفش ایضا الایۃ فیہا تقدیم وتاخیر ولامعنیک والذین بظاہرون عن نسائہم ثم یعودون لما کانوا علیہ من لاجماع انتہی

روضۃ الندیہ میں لکھا ہے۔

واختلفوا فی الدود ما ہو فقال قتادۃ وسعید بن جبیر وابو حنیفہ واصحابہ انہ ارادۃ المیس لما حرم بالظہار لانہ اذا اعاد فقد علا من عزم الترک الی عزم الفعل سواء فعل ام لا الخ

ماقال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ ھوامساک بعد الظہار حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بل ھوالمعزم علی الوطی انتھی بقدر الضرورت ایک حدیث میں ہے۔

تزوجني وانا شابۃ مرغوب فی فلما خلامنی وتثرت بطنی جعلنی کامہ عندہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عندي ن امرک شی فقالت اللھم انی اشکوالیک وروي انھا قالت ان لی صبیہ صغاران ضمتھم الیہ ضاعواوان ضمتھم الی جاعوافترل القرآن الی اخرالحدیث

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت ملاپ چاہتی تھی۔ اور مرد نے بھی کفارہ ملاپ کے واسطے دیا عودفی القول کا پتہ نہیں ملتا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

ان سلمۃ بن صخر البیاضاہر ن امراتہ مدۃ شہر رمضان ثم واقعھا لیلۃ قبل السلاخہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت بداک یا سلمۃ قال کنت انا بذاک یا رسول اللہ مرتین وانا صابر لامر اللہ فلحکم بما اراک اللہ

آگے یہ کہ اس کو کفارہ لگایا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلمہ کا خیال ملاپ کا تھا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

ان رجلاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ضاہر من امراتہ فوقع علیھا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امراتی فوقعت علیھا قبل ان اکفر قال فما حملک علی ذالک یرحمک اللہ قال رایت خلخالھا فی ضوء القمر قال فلا تقربھا حتی تقول ما امرک اللہ

ایک اور حدیث میں ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر فقال کفارۃ واحدۃ

ایک اور حدیث ہے۔ اس میں یہ ہے۔

ظاہرت من امراتی ثم وقعت علیھا قبل ان اکفر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یقول اللہ من قبل ان یتماسا فقال اعجبتنی فقال امسک حتی تکفر

یہاں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عودفی الفعل ہے۔ فی القول نہیں۔ اس سے بڑھ کر عود کی تشریح کیا چاہیے۔ لفظ دہرانے کا کوئی پتہ نہیں۔ ظاہری جس طرف گئے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ حدیث قرآن مجید پر قاضی ہوتی ہے۔ مجمل مقام میں یا مفصل میں ایڈیٹر حدیث اور اقوال بزرگوں سے تو یہی ہوتا ہے کہ عود ملاپ وغیرہ ہے۔

کما بین من قبل مبن اقوال علماء الکرام اور اس أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ سے یہ مطلب لینا کہ عودفی القول ہے۔ درست نہیں۔ اس لئے کہ اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ نجوی کرنے والے بعینہ پہلے نجوی کے لفظ دہراتے تھے۔ وہ تو منھی عنہ مطلق نجوی دوبارہ کرتے تھے۔ آج اور کیا اور کیا اور واقعات کے خیال سے یہ صحیح ہے۔ کہ دشمن کبھی کسی طرح بدمعاشی کا خیال کرتا ہے۔ کبھی کسی طرح اور اگر یہ ہوتا۔ کہ لفظ اعادہ کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سائلوں سے دریافت فرماتے کہ تم نے دوسری دفعہ الفاظ دہرائے یا نہیں۔ اور سوال کا کہیں پتہ نہیں چلتا خلاصہ یہ کہ عودفی الفعل ہے۔ واضح ہوکہ پرچہ 17 صفر 1337 ہجری میں جو ماں بہن کہنے کو طلاق قرار دیا تھا۔ خلاف ہے یہ ظہار ہے۔ فی القول نہیں۔ اور مصنفوں کی رائے بھی اس کی تایئد ہی کرتی ہے۔ مغلوب العقل غصہ کا اعتبار نہیں۔ باقی رہا متوسط اور ابتدائی اس میں اگر کہے گا۔ تو طلاق یہ معتبر نہیں کیونکہ ہوگا۔

احناف کرام کے مسائل بے شک حنفیوں کے نزدیک انت علی مثل امی یا کامی کہے تو یہی ہے کہ اگر کرامت کا اراوہ کرے تو کرامت اور ظہار کا ارادہ کرے تو ظہار اور اگر طلاق کا ارادہ کرے تو طلاق بائن اور اگر کوئی نیت کرے تو کچھ نہیں۔ یہ مضمون ہدایہ میں ہے۔ اور ان کے نزدیک انت امی یعنی ماں بہن کہنے سے ظہار نہیں ہوتا۔ فتح القدیر میں لکھا ہے۔

ففی انت امی لایکون مظاہرا

ان کے نزدیک کئی قسم کا اختلاف بھی ہے۔ کئی روایا موہوم ہیں کہ انت امی سے مظاہر بن سکتا ہے۔ مگر غالباً ان کے نزدیک اس لفظ سے ظہار نہیں۔ راقم ظہار ثابت کر سکتا ہے۔ ان شاء اللہ اور انت امی یعنی ماں بہن کہنے سے ظہار ثابت نہ کرنا سہو ہے۔ جو شخص مقاصد اور معانی اور عرف وغیرہ کا امکان نظر سے خیال کرے۔ وہ اسی سے ظہار سمجھ سکتا ہے۔ سرورق پر اس کا بیان کردیا ہے۔ فانظروا الیہ حنفی عرف کے قائل ہیں۔ فتویٰ نورالہدیٰ میں ہے۔

قال صاحب الکتاب وہذا القول من محمد اصل جلیل فی الفقہ وہوان یعتبر فی القتیالغہ کلا بلادوعادتہ علی حسب ما تعارفوا واعتادط وتقا ہما فما ینھم فی عاداتھم وخطا باتھم ومقالاتھم فی الایمان وغیر ذالک

پھر جب انت امی سے انت کظھر امی کا کام لیا جاتا ہے۔ عرفا تو انت امی کیوں ظہار نہ ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔ (مولوی محمد حید رصدیقی) (اخبار اہلحدیث امرتسر 27 دسمبر 1918ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 291

محدث فتویٰ